9262 ـ شادی کے متعلق حدیث میں استطاعت سے کیا مراد ہے

سوال

نوجوانوں کو شادی پرابھارنے والی حدیث میں لفظ استطاعت وارد ہوا ہے تواس کلمہ سے کیا چیز مقصود ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عبداللہ بن مسعود رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں جوبھی استطاعت رکھتا ہے ہو وہ شادی کرے ، اور جوطاقت نہیں رکھتا اس چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

وجاء کا معنی فحاشی سے بچاؤ ہے ۔

علماء کرام رحمہ اللہ تعالی کے " الباءۃ " معنی میں دو قول ہیں :

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اس سے نکاح کرنے کی قدرت اورخرچہ مراد ہے ، اوردوسرا قول یہ ہے کہ : اس سے جسمانی طاقت مراد ہے کہ اس میں جماع کرنے کی طاقت ہونی چاہیے ۔

توان دونوں معانی میں سے کوئ ایک دوسرے کے منافی نہیں ، تواس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جونوجوان بھی جماع کی قدرت اورنکاح کا خرچہ رکھتا ہے وہ شادی کرے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

علماء کرام باءۃ کے معنی میں دو قول ذکر کرتے ہیں ، جوکہ ایک ہی معنی پرلوٹتے ہیں ان میں صحیح یہ ہے کہ : اس

سے لغوی معنی یعنی جماع مراد ہے ، تواس طرح حدیث کا معنی یہ ہے ہوگا : تم میں سے جوبھی نکاح کے لوازمات کی قدرت سے جماع کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے ، اورجومالی طاقت سے عاجزہو وہ روزے رکھے تاکہ اپنی شہوت کنٹرول اور منی کے شرکوختم کرسکے جس طرح کہ ڈھال بچاؤ کرتی ہے ۔ ا ھـ شرح مسلم (9 / 173) ۔

اورابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

باءۃ کی تفسیر وطئ بھی کی گئ ہے اورمئونہ نکاح بھی ، توپہلی تفسیر منافی نہیں اس لیے کہ اس کا معنی باءۃ کے لوازمات ہیں ۔ دیکھیں : روضۃ المحبین ص (219) ۔

اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

استطاعت نکاح ہی قدرت مئونہ ہے نہ کہ قدرت وطئ کیونکہ حدیث میں خطاب ہی اسے ہے جووطئ کے فعل پرقادر ہو ، اور اس لیے ہی جویہ استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کے لیے بچاؤ ہے ۔ ا ھـ الفتاوی الکبری (3 / 134) ۔

واللہ تعالی اعلم .